اداریہ

ذرائع ابلاغ عامہ اور حکومت کی ذمہ داری

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ ۲۳۰ (ا) کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کے فرائض منصبی متعین ہیں، اس میں دفعہ ۲۳۰ (ا)الف کے تحت اسلامی کونسل کا ایک فرض یہ ہے کہ وہ " ایسی سفارشات مرتب کرے جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ میں تعین کیا گیا ہے۔

ذرائع ابلاغ عامہ چونکہ ذہنی اخلاقی اور علمی تربیت اور رائے عامہ کی تشکیل میں اہم بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لئے کونسل نے باتفاق رائے درج ذیل سفارشات منظور کیں۔ یہ سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی رپورٹ برائے "معاشرتی اصطلاحات " 1992ء دسمبر میں اپنے سلسلہ مطبوعات نمبر 56 اشاعت اول 1413ھ۔1993ء اشاعت دوئم مئی 2012ء میں شائع کی ہے۔ ہم اسلامی نظریاتی کونسل کی" ذرائع ابلاغ عامہ " سے متعلق سفارشات کونسل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

1۔ ذرائع ابلاغ عامہ کے اغراض ومقاصد قوم کو تفریحی، اخلاقی، قانونی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی شعور سے آگہی اور معلومات فراہم کرنے کے ساتھ قومی مقاصد اور اسلامی تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے موعظہ حسنہ اور حکمت بالغہ سے اس طرح رہنمائی مہیا کرنا ہے کہ وہ فکری اور علمی اعتبار سے اسلامی تقاضوں کے مطابق اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیتوں میں اچھے مسلمان بن سکیں۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ یہ ذرائع ابلاغ عامہ اس قومی فریضہ کی انجام دہی میں قائدانہ کردار کے بجائے منفی کردار انجام دے رہے ہیں یعنی ان ذرائع کا منتہائے نظر یہ ہونا چاہیے کہ قوم کو نیکی، صداقت اور اچھائی کی طرف رہنمائی کریں نہ کہ ان رجحانات کے فروغ کا باعث ہو، جو عوام کی غیر اسلامی، غیر صحت مندانہ پسند کی حوصلہ افزائی یا پذیرائی کرے۔

2۔ ذرائع ابلاغ عامہ کا بنیادی فرض یہ ہے کہ وہ اپنے پروگراموں اور خبروں میں صداقت اپنائے۔ ہمارے ملک کے بیشتر ذرائع ابلاغ عامہ بشمول الیکٹرانک میڈیا اور اخبارات ورسائل جو خبریں نشر یا شائع کرتے ہیں ان میں جھوٹ کی ملاوٹ کی وجہ سے ان پر عوام کا اعتماد نہیں رہا۔ اس لئے لوگ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

3۔ حکومت ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ سے متعلق ایسا قانونی اہتمام کرے۔ جس کی رو سے جھوٹی خبر یا اطلاع دینا یا شائع کرنا قابل تعزیر ہو۔ اس امر کے بارے میں اہتمام کیا جائے کہ لوگوں کو یہ باور کرا دیا جائے کہ جس طرح مسلمان کا

خون، مال قابل احترام ہے اسی طرح اس کی عزت و آبرو بھی قابل احترام ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے، "کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ" (رواہ مسلم) (ایک مسلمان پورے کا پورا دوسرے مسلمان کے لئے واجب الاحترام ہے اس کا خون بھی، مال بھی عزت بھی)۔

4۔ ازالہ حیثیت عرفی کی دفعات میں اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ کسی کی ہتک عزت یا توہین پر سزا دلوانا موجودہ قانون کی نسبت آسان ہو جائے۔

5۔ ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمات کے لئے کورٹ فیس ختم کی جائے تاکہ لوگوں کی عزت کا تحفظ ہو سکے نیز ایسا جرم قابل دست اندازی پولیس ہو۔

6۔ ہمارے اخبارات ریڈیو، ٹی وی اور رسائل سے پہلی ہی نظر میں یہ محسوس ہونا چاہیئے کہ یہ اسلامی مملکت اور معاشرے کے ذرائع ابلاغ ہیں نیز ان کی مطبوعات اور پروگراموں پر اسلامی چھاپ ہونی چاہیے تاکہ یہ محسوس ہو سکے کہ یہ پروگرام اسلامی ذرائع ابلاغ عامہ سے پیش کیا جارہاہے ان پروگراموں سے اسلامی ثقافت و تہذیب نمایاں ہو اور غیر اسلامی ثقافت و تہذیب کا اثر دخل ختم ہو۔

7۔ فحاشی اور فحش نگاری سے متعلق مروجہ قوانین مبہم لچکدار اور ناقص ہیں۔ اس کی روک تھام کے لئے واضح اور سخت قوانین وضع کئے جائیں۔

8۔ اخبارات، رسائل اور دیگر ذرائع ابلاغ عامہ کو ناشائستہ اور غیر اخلاقی اشتہارات کو نشر و اشاعت سے روکا جائے۔

9۔ ذرائع ابلاغ عامہ سے تفریحی پروگرام اس طرح پیش کئے جائیں کہ معاشرے کی اصلاح ہو۔ ان پروگراموں سے نظریہ پاکستان اور اسلام کے ساتھ وفاداری کے جذبات کو فروغ حاصل ہو۔ اسی طرح جو نظریات انسانوں میں امتیازی تفریق پیدا کرتے ہوں ان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے نیز بچوں کی اسلامی تربیت کے لئے بھی تعلیمی اور اصلاحی پروگرام مرتب کر کے پیش کئے جائیں تاکہ ان کی نشو و نما اسلامی طرز پر ہو۔

10۔ غیر اسلامی تصورات اور نظریات کو روکنے اور خاتمے کے لئے سرکاری ذرائع ابلاغ اور الیکٹرانک میڈیا میں ایسے مردان کار لائے جائیں جو اخلاقی، فکری، علمی اور عملی لحاظ سے اسلامی تعلیمات سے مخلص اور وفادار ہوں۔

11۔ اسلامی قوانین کی تفہیم اور ترویج کے لئے ذرائع ابلاغ عامہ زیادہ سے زیادہ وقت دینے کا اہتمام کریں تاکہ لوگ اسلامی قوانین کی برکت و حکمت کو سمجھ سکیں۔

12۔ جو اسلامی قوانین نافذ ہو چکے ہیں ان کی افادیت کے بارے میں اسلامی فقہ اور قانون کے ماہرین کی تقاریر اور مذاکرے نشر کرنے کا اہتمام کیا جائے ان مذاکروں میں سامعین کی طرف سے سوال و جواب ہوں۔ تاکہ لوگوں کو ان کے فوائد اور اہم نکات سے آگاہی ہو سکے۔ کیونکہ اسلامی نظام عدل اس پر زور دیتا ہے کہ قوانین کے بارے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آگاہی اور معرفت حاصل ہو۔

13۔ ریڈیو یا ٹی وی کے سہ ماہی یا ششماہی پروگرام ترتیب دیتے وقت ان پروگراموں کی جانچ پڑتال کے لئے مشاورتی بورڈ قائم ہوں جن میں جید علماء کو بھی شامل کیا جائے۔

14۔ اسلامی معاشرت اور اسلامی طرز معاشرت کی تشہیر اور فروغ کے لئے ذرائع ابلاغ عامہ بنیادی کردار ادا کریں۔ ایسے فیچرز ،ڈرامے اور فلمیں نہ دکھائی جائیں جو اسلامی تہذیب وثقافت کے خلاف ہوں، یا ان کی تحقیر و تضحیک یا تذلیل پر مبنی ہوں۔

15۔ سرعام راستوں اور سینماگھروں کی دیواروں پر آویزاں فحش پوسٹروں کو ہٹایا جائے اور آئندہ نیم عریاں، فحش مناظر اور جنسی جذبات کو ابھارنے والے اشتہارات بورڈ یا بینرز کی نمائش ممنوع قرار دی جائے۔

16۔ دوسرے ممالک کے علمی، سائنسی، ٹیکنکی، فنی، تعلیمی اور تحقیقی پروگراموں کو فروغ دیا جائے۔ تاکہ دوسری اقوام کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

17۔ ایسے غیر ملکی پروگراموں کو جوں کا توں لے کر پاکستان ریڈیو اور ٹی وی پر نشر کرنے کی حوصلہ شکنی کی جائے، جو کسی مخصوص طاقت یا قوم یا تہذیب کے مفادات اور مصلحتوں کے پیش نظر مرتب کئے گئے ہوں اور ان کے اقدار اور نظریہ کی عکاسی کرتے ہوں۔

18۔ ایسے اخبارات یا رسائل کو سرکاری اشتہار نہ دیئے جائیں جو خلاف اسلام لٹریچر مواد یا ہیجان خیز تصاویر شائع کرتے ہوں۔

19۔ ایسا بورڈ تشکیل دیا جائے جو اخبارات اور دوسرے ذرائع ابلاغ عامہ کو ایوارڈ دینے کی سفارش کرے۔ جنہوں نے دین کی خدمت کی ہو تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور خلاف اسلام کام کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو۔

20۔ جن غیر ملکی فنکاروں اور ثقافتی طائفوں کی آمد سے اسلامی اقدار اور ثقافت پر منفی اثرات پڑتے ہوں ان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

21۔ اپنے ملک سے ایسے فنکاروں اور ثقافتی طائفوں کو بیرون ملک بھیجا جائے جو پاکستانی ثقافت کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔ یعنی ان کے پروگرام اسلامی اقدار کے منافی نہ ہوں۔

22۔ غیر اسلامی کاروبار کی تشہیر کا سلسلہ بند کیا جائے۔

23۔ ملک میں بلیو پرنٹ فلموں کا کاروبار وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔ یہ کاروبار قوم کے اخلاق کو تباہ کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ ان کی درآمد کا کاروبار اور نقل و حمل روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

24۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے نئی نسل کی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ نئی نسل رقاص اداکار اور گویئے بننے کے بجائے اچھے مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ مجاہد، عالم، طبیب اور انجینئر بننے میں فخر محسوس کریں۔

25۔ کھیلوں کی حد سے زیادہ تشہیر غیر ضروری ہے۔ یہ علمی زندگی کے مثبت مشاغل پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس سے طلبہ کا علمی ذوق و شوق متاثر ہو رہا ہے ان میں، اعلی سائنس دان ماہرین تعلیم، قانون دان، علماء اور دانشور بننے کے بجائے محض کھلاڑی بننے کا شوق ابھر رہا ہے۔

26۔ ریڈیو یا ٹی وی پر مسلمان مشاہیر اور مجاہدین کے کارنامے دکھائے اور سنائے جائیں۔

27۔ قومی یکجہتی اور اتحاد بین المسلمین کی تعلیم کو ریڈیو یا ٹی وی اور اخبارات میں اجاگر کیا جائے۔

28۔ منشیات کی لعنت قہر الٰہی سے کم نہیں جو قوم کی دولت، صحت اور آئندہ نسل کے لئے سم قاتل کی حیثیت میں ملک و قوم کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے اس لعنت کے خلاف ذرائع ابلاغ عامہ کے ذریعے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں تفصیلی پروگرام پیش کئے جائیں۔ نیز سادہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دی جائے اور فضول خرچی سے اجتناب کرنے کے لئے پرگرام نشر کئے جائیں۔

29۔ ذرائع ابلاغ کا بنیادی مقصد پاکستانی شہریوں کی مضمر صلاحیتوں کو اجاگر کرنے پر زور دینا چاہیئے۔

30۔ ریڈیو یا ٹیلیویژن کے پروگراموں میں نوجوان کے لئے تدبر اور غور و فکر کی تحریک پیدا کرنے لئے اقدامات کئے جائیں۔

31۔ معاشرے میں نسلی، لسانی اور ایسی دوسری عصبیتی لعنتیں جس سے قوم منتشر ہوتی ہے ان کے منفی اثرات سے قوم کو آگاہ کیا جائے۔

32۔ ریڈیو یا ٹی وی پر استحصالی رجحان کو ختم کیا جائے۔

مجلہ علوم اسلامیہ ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کا ہائر ایجوکیشن کمیشن ، حکومت پاکستان سے منظور شدہ ششماہی علمی تحقیقی مجلہ ہے۔ اس مجلہ کا شمارہ نمبر 24 کی جلد 2 جولائی۔ دسمبر 2017ء اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس مجلہ میں کل 12 علمی و تحقیقی مقالات ہیں۔ جن میں 6 اردو، 4 عربی اور 2 انگلش زبان میں ہیں۔

حسب سابق اس مجلہ میں شعبہ علوم اسلامیہ ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور سے جولائی۔ دسمبر 2017ء میں فہرست اس مجلہ میں شائع کر رہے ہیں۔

شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور سے ایم فل مکمل کرنے والے طلباء وطالبات کی تعداد 425 ہے اور پی ایچ ڈی مکمل کرنے والے اسکالرز کی تعداد 90 ہے۔

ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

مدیر مجلہ علوم اسلامیہ